Journal of World Religions and Interfaith

ISSN: 2958-9932 (Print), 2958-9940 (Online)

Vol. 3, Issue 2, Fall (July-December) 2024, PP. 115-126

HEC:https://www.hec.gov.pk/english/services/faculty/journals/Documents/Merged%20policy%20and%20recognised%20list%202024.pdf

Journal homepage: https://journals.iub.edu.pk/index.php/jwrih

Issue: https://journals.iub.edu.pk/index.php/jwrih/issue/view/203

Link: https://journals.iub.edu.pk/index.php/jwrih/article/view/3471

DOI: https://journals.iub.edu.pk/index.php/jwrih/article/view/3471

Publisher: Department of World Religions and Interfaith Harmony, the Islamia University of Bahawalpur, Pakistan

Title Quranic-Inspired Scientific Discoveries: A Focused Study of Professor Dr. Muhammad Akram Chaudhry's Views

Author (s): **Dr. Abdul Ghaffar**
HOD / Assistant Professor, Department of Islamic Studies, University of Okara, Pakistan.
Dr. Tanveer Qasim
Assistant Professor, Department of Islamic Studies, University of Engineering and Technology, Lahore.

Received on: 28 September, 2024
Accepted on: 10 December, 2024
Published on: 31 December, 2024

Citation: Ghaffar, D. abdul, & Dr. Tanveer Qasim. (2024). Quranic-Inspired Scientific Discoveries: A Focused Study of Professor Dr. Muhammad Akram Chaudhry's Views. *Journal of World Religions and Interfaith Harmony*, *3*(2), 115–126. Retrieved from https://journals.iub.edu.pk/index.php/jwrih/article/view/3471

Publisher: The Islamia University of Bahawalpur, Pakistan

Journal of World Religions and Interfaith Harmony by the Department of World Religions and Interfaith Harmony is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

قرآن مجید سے ماخوذ سائنسی اکتشافات پروفیسر ڈاکٹر محمد اکرم چوہدری کے افکار و آراء کا اختصاصی مطالعہ

Quranic-Inspired Scientific Discoveries: A Focused Study of Professor Dr. Muhammad Akram Chaudhry's Views

Dr. Abdul Ghaffar
HOD / Assistant Professor
Department of Islamic Studies, University of Okara, Pakistan.
Email: aghaffar488@gmail.com

Dr. Tanveer Qasim
Assistant Professor, Department of Islamic Studies,
University of Engineering and Technology, Lahore, Pakistan.
Email: dr.rtq@uet.edu.pk

Abstract

This study investigates the enduring semantic stability of the Quranic text over 14 centuries, contrasting it with the semantic drift observed in other languages and religious texts. Drawing upon the scholarly work of Professor Emeritus Muhammad Akram Chaudhry, a prominent scholar of Quranic studies, this research examines the claim that Quranic vocabulary has maintained a consistent relationship between word and meaning throughout its transmission. This study explores the implications of this alleged semantic stability for understanding the Quran's relationship with scientific discoveries and natural laws. It analyzes selected Quranic verses related to natural phenomena, comparing classical and contemporary interpretations to assess the extent to which these interpretations have remained consistent over time. The research further considers the argument that a significant portion of the Quran (approximately one-fifth, according to Chaudhry) pertains to the laws of nature, exploring how this claim informs our understanding of the Quran's enduring relevance. By examining the interplay between linguistic stability, scientific interpretation, and the Quran's focus on humanity and the natural world, this study aims to contribute to a deeper understanding of the Quran's unique status and its enduring impact.

Keywords: Holy Quran and Quranic Sciences; Performing; Research; administrative duties

پروفیسر ڈاکٹر محمد اکرم چوہدری 1972ء سے لے کر آج تک پاکستان کی مختلف جامعات میں تحقیق و تدریس اور انتظامی فرائض سرانجام دیتے چلے آرہے رہے ہیں اور آج کل پنجاب یونیورسٹی لاہور میں استاذ الشرف (Prof. Emeritus)[1] کے طور پر کام کر رہے ہیں۔آپ کا میدانِ تحقیق قرآن مجید اور قرآنی علوم ہیں۔تینوں زبانوں اردو، عربی اور انگریزی میں آپ کی تحریروں نے خوب پذیرائی حاصل کی ہے۔مقالہ ہذا میں آپ کے قرآن کریم کے اعجاز کے ایک نئے اور اچھوتے پہلووں اور سائنسی اکتشافات کو خوب اجاگر کیا جائے گا، جیسا کہ ڈاکٹر صاحب کا موقف ہے دنیا کی سبھی زبانوں کے الفاظ امتداد زمانہ اور مرور ایام سے اپنے معانی بدل لیتے ہیں، مگر قرآنی الفاظ نے 1450 سال کے سفر میں اپنے لفظ اور معنی کے باہمی تعلق کو قائم رکھا اور بدلنے نہیں دیا، جبکہ دیگر الہامی کتابوں کے الفاظ کے معانی بدستور تغیر پذیر ہیں۔اسی لیے کبھی، دیگر الہامی کتابوں کے برعکس، قرآن مجید کے نظر ثانی شدہ ایڈیشن کی ضرورت پیش نہیں آئی۔

تحقیق کا بنیادی سوال:

قرآنی علوم و معارف کبھی ختم نہیں ہوسکتے اور اس کا کم از کم 1/5 حصہ قوانین فطرت کے متعلق ہے اس لیے ضرورت ہے آیات قرآنیہ کو جدید عصری تقاضوں سے ہم آہنگ کیا جائے اور اعجاز القرآن کو مزید اجاگر کر کے الوہی پہلو Divine Character کو مزید اجاگر کیا جائے کیونکہ قرآن مجید کا نفس مضمون اور موضوع تو انسان ہے مگر اسے جس کرہ ارض پر بھیجا گیا ہے وہاں زندگی گزارنے کے اصول اور قوانین فطرت کو اسی الہامی کتاب کے تناظر میں سمجھنے کی ضرورت ہے۔

پروفیسر ڈاکٹر محمد اکرم چوہدری کی قرآنی آیات کے متعلقہ فکر و آراء کو مختلف آیات کے تناظر میں پیش کیا جاتا ہے۔

وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَاۗءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَي الْمَلٰۗىِٕكَةِ ۙ فَقَالَ اَنْۢبِــُٔوْنِيْ بِاَسْمَاۗءِ هٰٓؤُلَاۗءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ[2]

"اور اس نے آدم کو سکھا دیے وہ سب نام (جو چاہے) پھر پیش کیا ان کو فرشتوں پر پس فرمایا (اللہ نے) مجھے بتاؤ ان چیزوں کے نام اگر ہو تم سچے۔"

الأسماء میں جدید علوم بھی شامل ہیں جس طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو تمام علوم سے نوازا تھا، زمین و آسمان کے تمام علوم آدمؑ نے سیکھے تھے جس سے دینی و دنیاوی اعتبار سے جدید علوم کی اہمیت اور قدر و قیمت واضح ہوتی ہے۔لفظ اسماء کا اطلاق جدید سائنسی ایجادات اور اکتشافات، معاصر افکار و نظریات، علوم عسکری، سیاسی، تہذیبی، اجتماعی سب پر ہوتا ہے

[1] Gene Acuff and Benjamin Gorman, “Emeritus Professors: The Effect of Professional Activity and Religion on ‘Meaning,’” *The Sociological Quarterly* 9, no. 1 (January 1968): 112–16, https://doi.org/10.1111/j.1533-8525.1968.tb02292.x.

[2] البقرۃ:۳۱-

ان تمام علوم میں مہارت تامہ حاصل کرنا امت مسلمہ پر لازم اور ضروری ہے۔ اسی سے اسلامی نشاۃ ثانیہ کا باب کھلے گا اور مسلمان خلافتِ ارضی کے منصب پر فائز ہو سکتے ہیں۔

2۔ سَنُرِيْهِمْ اٰيٰتِنَا فِي الْاٰفَاقِ وَفِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ ۭ اَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ اَنَّهٗ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ۔[3]

"عنقریب ضرور ہم دکھائیں گے انہیں اپنی نشانیاں آفاقِ (عالم) میں اور (خود) ان کے نفسوں میں یہاں تک کہ ان کے لیے واضح ہو جائے کہ بے شک وہ (قرآن) ہی حق ہے اور (بھلا) کیا کافی نہیں آپ کا رب (اس بات پر) کہ بے شک وہ ہر چیز پر گواہ ہے۔"

حافظ ابن کثیرؒ نے لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ عنقریب ہم قرآن مجید کے برحق اور منزل من اللہ ہونے والے ہیں ان پر ظاہر کر دیں گے۔ "فِي الْاٰفَاقِ" سے مراد خارجی دلائل ہیں مثلاً فتوحات، ممالک و مذاہب پر سلام سے مراد داخلی دلائل ہیں یعنی غزوہ بدر، فتح مکہ وغیرہ۔ ان سے مراد یہ بھی ہے کہ ان کا جسم کن چیزوں میں کون کون سے مادے اور اخلاط پائے جاتے ہیں۔ اور اس سے کیسے افعال صادر ہوتے ہیں۔

قرآن مجید کے اعجاز کا ایک اہم پہلو ان سائنسی حقائق سے متعلق ہے جو کہ انسانی وجود، زمین، آسمان، فضا، سمندر، پہاڑوں وغیرہ کے بارے میں قرآن پاک میں مذکور ہیں۔ یہ حقائق قدیم انسان کو تو کیا رسول اکرم ﷺ کے معاصر لوگوں کو بھی نہیں معلوم تھے۔ ان کا ادراک پچھلی دو تین صدیوں سے سائنسی ترقی اور نت نئے آلات کی ایجاد کی وجہ سے ہونا شروع ہوا ہے۔ لیکن سائنس حقائق کی بہت سی باتیں قرآن پاک نے پندرہ صدیوں پہلے بتا دی تھیں اور یہ پیشین گوئی بھی کر دی تھی کہ اللہ پاک انسان کو کائنات میں اور خود اس کو اپنے اندر اپنی نشانیاں دکھائیں گے تاکہ اس کو معلوم ہو جائے کہ قرآن مجید برحق ہے (سَنُرِيْهِمْ اٰيٰتِنَا فِي الْاٰفَاقِ وَفِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ[4])

قرآنی اعجاز کا یہ پہلو پرانے زمانے میں اتنا واضح نہیں تھا لیکن پچھلی چند صدیوں کے سائنسی انقلاب کی وجہ سے انسان خود اپنے اندر، دنیا میں اور کائنات میں اللہ پاک کی نشانیاں دیکھتا ہے۔ اس کی بہت سی تفصیلات لوگوں نے کتابوں، مضامین اور ویڈیوز میں بیان کی ہیں۔ خود میں نے اپنے ترجمۂ قرآن میں قرآن مجید کے تعارف کے ضمن میں ۱۲۰ ایسی سائنسی حقیقتوں کا ذکر کیا ہے جو انسان کو چند صدیوں پہلے معلوم نہیں تھیں۔ اس فہرست میں سیکڑوں اضافے کیے جا سکتے ہیں اور یقینی طور پر آنے والی صدیوں میں جب انسان خود اپنے بارے میں، دنیا اور کائنات کے بارے میں مزید جانے گا تو یہ حقیقت اس کے

---

[3]- حٰم السجدہ: 53

[4]- ایضا

سامنے اور واضح ہو جائے گی کہ یہ پوری کائنات اللہ پاک کے محکم قوانین کے تحت چل رہی ہے۔ اگر یہ قوانین نہ ہوتے تو اس سارے نظم و ضبط کی جگہ، جو کائنات کو اتنے منظّم طور سے چلانے کا سبب ہے، لاقانونیت اور افراتفری ہوتی جس کے ہوتے ہوئے کوئی معنی خیز زندگی یا ترقی ناممکن ہوتی۔

مسلمانوں کا ایمان ہے کہ چونکہ اللہ تعالیٰ پوری کائنات کا خالق ہے اور قرآن پاک اسی کا کلام ہے، اس لیے قرآن میں بیان کردہ باتیں سائنسی حقائق کے خلاف نہیں ہوسکتی ہیں۔ قرآن پاک سائنس کی کتاب نہیں ہے لیکن وہ علم حاصل کرنے کی دعوت دیتا ہے (العلق ۹۶: ۳-۴) اور انسان کو دعوت دیتا ہے کہ اللہ کی کائنات کو دیکھے اور اس پر غور کرے (اٰل عمرٰن ۳ : ۱۳۷؛ الانعام ۶: ۱۱؛ الرعد ۱۳: ۱۰۹؛ النحل: ۳۶؛ الحج ۲۲: ۴۶؛ النمل ۲۷: ۶۹؛ العنکبوت ۲۹: ۲۰؛ الروم ۳۰: ۹، ۴۲؛ الفاطر ۳۵: ۴۴ وغیرہ)۔

جن کتابوں نے قرآن پاک میں مذکور بیانات کو سائنسی طور پر ثابت کرنے کی کوشش کی ہے ان میں سرفہرست فرانسیسی ڈاکٹر موریس بوکائی (م: ۱۹۹۸ء) کی کتاب بائبل، قرآن اور سائنس' شامل ہے۔ ۱۳۶ انھی حقائق کی وجہ سے موریس بوکای اسلام لائے تھے۔ مسلمانوں میں قرآن مجید کے سائنسی اعجاز کے پرجوش مبلغ مصری پروفیسر زغلول النجار شامل ہیں جنھوں نے اپنے مقالات، لیکچروں اور ٹیلیوژن پر پروگراموں سے قرآن مجید کے سائنسی اعجاز کو ثابت کرنے کی کوشش کی۔ وہ سورۃ الانعام کی آیت (لِكُلِّ نَبَإٍ مُّسْتَقَرٌّ وَّسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ) کا بطورِ خاص ذکر کرتے ہیں کہ قرآن مجید نے پیشین گوئی کی ہے کہ اس کے سائنسی بیانات مستقبل میں پہچانے جائیں گے۔ انھوں نے جن بہت سے سائنسی حقائق کا ذکر کیا ہے ان میں ایک یہ ہے کہ کائنات ایک عظیم انفجار (Big Bang)[5] سے پیدا ہوئی ہے اور کرۂ ارضی میں سب سے زیادہ منخفض علاقہ بحر مُردار کا ہے (فِيْٓ اَدْنَى الْاَرْضِ (الروم ۳۰ : ۳)۔ اسی طرح انھوں نے بتایا کہ قرآن مجید نے ایسی بعض باتوں کی طرف اشارہ کیا ہے جو نزول آیت کے چند سال بعد وقوع پذیر ہوئیں جیسے رومیوں کے ہاتھ ایرانیوں کی شکست (الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ الروم ۱: ۳۰-۵)۔ یہ آیت ایرانیوں کی شکست سے چھ سات سال قبل نازل ہوئی۔ قرآن مجید میں دوسرے بہت سے سائنسی اشارات ہیں، جن کی تفصیل دی جارہی ہے۔

سورج کا اپنے مقررہ دائرے میں گھومنا: وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ (یٰس ۳۶ : ۳۸)

- لوہا: وَاَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ فِيْهِ بَاْسٌ شَدِيْدٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ (الحدید ۵۷ : ۲۵)

---

[5] Jahangir A. Dar, “Big Bang: The Apologetic of Quran and the Will of God,” *Philosophical Papers and Reviews* 9 (2019): 20–26.

مُردار کا گوشت اور خون اور خنزیر کے گوشت وغیرہ کی تحریم (البقرة ۲ : ۱۷۳، المائدة ۵: ۳، الانعام ۶ : ۱۴۵)۔ صدیوں بعد اس تحریم کی حکمت معلوم ہوئی۔

- انفجارِ عظیم (Big Bang)[6] کی خبر کہ آسمان اور زمین ملے ہوئے تھے اور ہم نے جدا کیا: اَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا (الانبياء ۲۱ : ۳۰)
- کائنات پہلے دخان (دھواں یا اسٹیم) تھی، یعنی اپنی موجودہ شکل لینے سے پہلے کائنات کا مادہ دخان کی صورت میں تھا: ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى السَّمَاۗءِ وَہِىَ دُخَانٌ فَقَالَ لَہَا وَلِلْاَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا اَوْ كَرْہًا قَالَتَآ اَتَيْنَا طَاۗىِٕعِيْنَ (حم السجدہ ۴۱: ۱۱)
- پانی سے ہر چیز بنائی گئی؛ پانی سے زندگی ہے: وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاۗءِ كُلَّ شَيْءٍ ...(الانبياء ۲۱: ۳۰)
- کائنات مستقل پھیل رہی ہے: وَالسَّمَاۗءَ بَنَيْنٰہَا بِاَيْىدٍ وَّاِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ (الذاریات ۵۱: ۴۷)
- ایک دن کائنات کو سمیٹ لیا جائے گا: يَوْمَ نَطْوِي السَّمَاۗءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ كَمَا بَدَاْنَآ اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ...... (الانبياء ۲۱: ۱۰۴)
- جنین مختلف مراحل سے گزر کر پیدا ہوتا ہے، ولادت: خُلِقَ مِنْ مَّاۗءٍ دَافِقٍ يَّخْرُجُ مِنْۢ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَاۗىِٕبِ (الطارق ۸۶: ۶ -۷)؛
- جنین کو مختلف مراحل میں پیدا کیا گیا ہے: وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ (المؤمنون ۲۳: ۱۲-۱۴)۔ جنین میں ہڈیاں پہلے بنتی ہیں، اس کے بعد ہڈیوں پر گوشت یعنی عضلات بنتے ہیں جیسا کہ المؤمنون کی آیت میں آیا ہے۔
- کائنات ازلی نہیں بلکہ اسے اللہ نے پیدا کیا ہے: بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ (البقرہ ۲ : ۱۱۷)
- ایک دن کائنات بکھر جائے گی (Big Crunch)[7] : يَوْمَ نَطْوِي السَّمَاۗءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ كَمَا بَدَاْنَآ اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ (الانبياء ۲۱: ۱۰۴)

[6] Ibid

- جانوروں کے پیٹ میں دودھ بننا: وَاِنَّ لَكُمْ فِي الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً نُسْقِيْكُمْ مِّمَّافِيْ بُطُوْنِهٖ مِنْۢ بَيْنِ فَرْثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِيْنَ (النحل١٦: ٦٦)
- بلند فضاؤں میں آکسیجن کم ہو جاتی ہے، اس لیے وہاں سانس لینے میں مشکل ہوتی ہے: وَمَنْ يُّرِدْ اَنْ يُّضِلَّهٗ يَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَيِّقًا حَرَجًا كَاَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَآءِ ......(الانعام٦: ١٢٥)
- سمندروں کی نچلی سطحوں میں اندھیرا اور ایک کے اوپر ایک موجیں ہوتی ہیں: اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِيْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَّغْشٰىهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ظُلُمٰتٌۢ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ اِذَآ اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَا......(النور٢٤: ٤٠)
- پہاڑ زمین کی میخ ہیں جو زمین کی حرکت کو متوازن رکھتے ہیں: وَالْجِبَالَ اَوْتَادًا (النبا٧٨: ٧)؛ وَاَلْقٰى فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ ......(النحل١٦: ١٥)
- ہواؤں سے پولینیشن (بارآوری) ہوتا ہے: وَاَرْسَلْنَا الرِّيٰحَ لَوَاقِحَ...(الحجر١٥: ٢٢)
- زمین اور پہاڑ گھومتے ہیں: وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَّهِىَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ......(النمل٢٧: ٨٨)
- النجم الطارق (Pulsating Star)[8] جیسے نیوٹرون ستارہ (Neutron star)[9] جن سے نبض یا خفقان کی آواز آتی ہے: وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الطَّارِقُ النَّجْمُ الثَّاقِبُ (الطارق٨٦: ١-٣)
- ماحولیات میں خرابی انسانی اعمال کی وجہ سے ہوتی ہے: ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيْقَهُمْ بَعْضَ الَّذِيْ عَمِلُوْا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ (الروم٣٠: ٤١)
- مکڑی کا گھر سب سے کمزور ہوتا ہے: مَثَلُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوْتِ اِتَّخَذَتْ بَيْتًا وَاِنَّ اَوْهَنَ الْبُيُوْتِ لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوْتِ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ (العنکبوت٢٩: ٤١)

---

[7] Richard W. Bulliet, “Islamic Reformation or ‘Big Crunch’?: A Review Essay,” *Harvard Middle Eastern and Islamic Review* 8 (2009): 7–18.

[8] Ikram Ul Haq and Muhammad Hammad, “The Movements of Stars in the Light of Quranic Study,” *VFAST Transactions on Islamic Research* 10, no. 2 (2022): 175–80.

[9] Raihana Abdul Wahab et al., “Death of Stars from Quranic Perspective and Its Correlation to the Astronomical Context,” *Middle-East Journal of Scientific Research* 12, no. 1 (2012): 119–23.

- کوّا بہت ذہین ہوتا ہے: فَبَعَثَ اللّٰهُ غُرَابًا يَّبْحَثُ فِي الْاَرْضِ لِيُرِيَهٗ كَيْفَ يُوَارِيْ سَوْءَةَ اَخِيْهِ قَالَ يٰوَيْلَتٰۤى اَعَجَزْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِثْلَ هٰذَا الْغُرَابِ فَاُوَارِيَ سَوْءَةَ اَخِيْ فَاَصْبَحَ مِنَ النّٰدِمِيْنَ (المائدة۵: ۳۱)

(۱) نباتات میں بھی نر اور مادہ ہوتے ہیں: سُبْحٰنَ الَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُوْنَ (یٰس۳۶: ۳۶)

(۲) نباتات زمین سے مقررہ مقدار میں غذائیت کھینچتے ہیں: وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍۢ بَهِيْجٍ (قٓ۵۰: ۷)

- ستاروں کی منزلیں اور مقامات: فَلَاۤ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ وَاِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ (الواقعہ۵۶:۷۵-۷۶)

ستاروں اور کواکب کے درمیان قوت جاذبیت: اَللّٰهُ الَّذِيْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَي الْعَرْشِ ......(الرعد۱۳: ۲)

- اللہ تعالیٰ نے زمین کو انسان کے رہنے کے قابل بنایا: وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰىهَا (النازعات۷۹: ۳۰)
- اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کو کنٹرول میں رکھا ہے: وَيُمْسِكُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَي الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ......(الحج۲۲: ۶۵)
- چاند کے مراحل: وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ (یٰس۳۶: ۳۹)
- چاند کی روشنی انعکاس ہے اور سورج کی روشنی براہِ راست: وَّجَعَلَ الْقَمَرَ فِيْهِنَّ نُوْرًا وَّجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا (نوح۷۱: ۱۶)
- قرآن مجید نے یہ بھی بتایا ہے کہ دنیا میں ایسے سمندر اور دریا ہیں جن میں دو طرح کے پانی ہوتے ہیں اور وہ آپس میں ملتے نہیں ہیں۔ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ (الرحمٰن۵۵: ۱۹-۲۰)

- قرآن مجید نے یہ بھی کہا ہے کہ مستقبل میں اللہ پاک انسان کو خود اپنے جسم اور کائنات میں چھپی ہوئی نشانیوں سے باخبر کریں گے: سَنُرِيْهِمْ اٰيٰتِنَا فِي الْاٰفَاقِ وَفِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ...... (حم السجدہ۴۱: ۵۳)
- ہر انسان کی انگلیوں کے بصمات (نشان) الگ ہوتے ہیں۔ اللہ پاک نے بتایا کہ وہ ان کو بھی واپس لانے پر قادر ہیں: بَلٰى قٰدِرِيْنَ عَلٰٓي اَنْ نُّسَوِّيَ بَنَانَهٗ (القیامہ۷۵: ۴)
- اللہ تعالیٰ رات میں سے دن نکالتا ہے: وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الَّيْلُ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَاِذَا هُمْ مُّظْلِمُوْنَ (یٰس۳۶: ۳۷)
- آسمان محفوظ چھت ہے: وَجَعَلْنَا السَّمَاۗءَ سَقْفًا مَّحْفُوْظًا وَّهُمْ عَنْ اٰيٰتِهَا مُعْرِضُوْنَ (الانبیاء ۲۱: ۳۲)
- انسان کو تکلیف جلد یا کھال سے ہوتی ہے: كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَيْرَهَا لِيَذُوْقُوا الْعَذَابَ......(النساء۴: ۵۶)
- انسان مکھی سے بھی کمزور ہے: وَاِنْ يَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَـيْـــًٔـا لَّا يَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ (الحج۲۲: ۷۳)
- انسان کو مٹی سے بنایا گیا ہے: وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ جَعَلَكُمْ اَزْوَاجًا......(فاطر۳۵: ۱۱)

عرب قمری کیلنڈر استعمال کرتے تھے جو ۳۵۶ دنوں پر مشتمل ہوتا ہے، جب کہ اہل کتاب شمسی کیلنڈر استعمال کرتے تھے جو کہ ۳۶۵ دنوں پر مشتمل ہوتا ہے۔اس وجہ سے قمری سال شمسی سال سے ہر صدی میں تین سال کم ہو جاتا ہے۔اسی لیے جب قرآن مجید نے اصحابِ کہف کے غار میں رہنے کی مدت بیان کی تو قمری سال کے لحاظ سے تین صدی کے لیے نو برسوں کا اضافہ کر دیا، وَلَبِثُوْا فِيْ كَهْفِهِمْ ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِيْنَ وَازْدَادُوْا تِسْعًا (الکہف۱۸: ۲۵)

کائنات کی تخلیق کب ہوئی؟

3۔ "هُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ"[10]

[10] الحدید:۴

”وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا، پھر وہ عرش پر بلند ہوا“

قرآن مجید کا نفس مضمون انسان ہے اگر کوئی پوچھے کہ اس کا مضمون کیا ہے تو اس کا موضوع انسان ہے کہ انسان دنیا میں کیوں آیا ہے؟ بندگی کے تقاضے کیا ہیں اللہ تعالی کون ہے اور اس کی ربوبیت کے تقاضے کیا ہیں؟اس زندگی کا مقصد کیا ہے یہ دنیا کی زندگی اس کے لیے دارالامتحان ہے ہر وقت انسان کو خیال رہے کہ یہاں جو کچھ ہو رہا ہوں اللہ تعالی کے سامنے جوابدہ ہونا ہے۔

ہم اپنے اصل موضوع کی طرف آتے ہیں قرآن مجید اور باقی ادیان میں کہا گیا صرف چھ دن مگر تورات وغیرہ میں تو کچھ تفصیلات بھی دی گئی ہیں کب اللہ تعالی نے کائنات کو تخلیق کیا یا کون سا لمحہ تھا اس کے بارے میں قرآن مجید نے کچھ نہیں فرمایا مگر تورات میں یہودی مذہب میں انجیل مقدس میں اللہ تعالی نے کائنات کو کب بنایا شروع کیا اس کا تذکرہ تو بعد میں کریں گے قرآن مجید کی ایک اور آیت میں ہے:

اللہ تعالیٰ نے زمین وآسمان کو دو دنوں میں بنایا۔

عہد نامہ قدیم میں ہے پانچویں دن(Sea life)یعنی[11] آب حیات کو پیدا کیا اور پرندوں کو پیدا کیا اور بائبل کہتی ہے چھٹے دن اللہ نے جانور پیدا کیے جس میں گھریلو جانور بھی تھے اور جنگلی جانور بھی تھے۔

4۔ "فَقَضَاهُنَّ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ فِي يَوْمَيْنِ وَأَوْحَىٰ فِي كُلِّ سَمَاءٍ أَمْرَهَا وَزَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ وَحِفْظًا ذَٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ" [12]

" تو اس نے انھیں دو دنوں میں سات آسمان پورے بنا دیا اور ہر آسمان میں اس کے کام کی وحی فرمائی اور ہم نے قریب کے آسمان کو چراغوں کے ساتھ زینت دی اور خوب محفوظ کر دیا۔ یہ اس کا اندازہ ہے جو سب پر غالب، سب کچھ جاننے والا ہے۔ “

تخلیق کائنات کب ہوئی ابتدائے آفرینش کا تو قرآن مجید نے تعیّن نہیں کیا۔ ہمارا موضوع یہ ہے کہ یہ دنیا ہے یہاں وقت کے پیمانے اور ہوں گے اور آخرت کے وقت کے پیمانے اور ہوں گے۔ لہٰذا اگر ہم آخرت کے پیمانوں اور دنوں کو آج کے دنوں پر مشابہت دیں تو ہمیں الجھن ہو گی۔ یہ دونوں زندگیاں مختلف ہیں اس کے پیمانے الگ الگ ہیں۔ قرآن مجید میں ہے:

---

11 Agus S. Djamil, “Oceanic Verses of The Quran: Their Semantics, Ontology and Categorization,” in *The 2nd World Congress on Islamic Systems*, 2012, https://www.academia.edu/download/35893574/OCEANIC_VERSES_by_agus_djamil.pdf.

12- فصلت:۱۲

"كَأَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّونَ "[13]

”ایک دن ہزار سال کے برابر ہے، اس گنتی سے جو تم شمار کرتے ہو۔“

اللہ تعالیٰ کا جو دن ہے ہمارے حساب سے جو ایک ہزار بنتا ہے دوسری جگہ اللہ فرماتے ہیں:

"كانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ"[14]

”جس کا اندازہ پچاس ہزار سال ہے۔“

ساری مخلوق کا اللہ تعالیٰ خود حساب لے گا یہ کب ہو گا اس کا راز اللہ تعالیٰ نے اپنے پاس رکھا ہے۔

اس کو ہم SUBJACTIVE کہتے ہیں۔نیک لوگوں کو یہ ایسے لگے گا کہ 50 ہزار سال کا دن جیسے انہوں نے فرض نماز پڑھی۔اس دن کی ہولناکی کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے یوں فرمایا ہے۔

” فَكَيْفَ تَتَّقُونَ إِن كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيبًا“[15]

”پھر تم کیسے بچو گے اگر تم نے کفر کیا، اس دن سے جو بچوں کو بوڑھے کر دے گا۔“

کائنات کی عمر کتنی ہے؟

5۔ "لَّا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِن بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ تَنزِيلٌ مِّنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍ "[16]

"اس کے پاس باطل نہ اس کے آگے سے آتا ہے اور نہ اس کے پیچھے سے، ایک کمال حکمت والے، تمام خوبیوں والے کی طرف سے اتاری ہوئی ہے۔"

ابتدائے آفرینش کے سلسلہ میں موضوع ہو گا کہ کائنات کی عمر کتنی ہو گی۔

تورات اور یہودیت کیلنڈر نے اس کا تعین کرنے کی کوشش کی مگر ان کے پاس کوئی ایسی شہادت نہیں کہ جس کی بنیاد پر وہ کہہ سکیں کہ کائنات کی اتنی عمر ہے۔یہود اور عیسائیوں نے 2023 میں کائنات کی عمر 5784 سال بتائی ہے اس کے حق میں ان کے پاس کوئی شہادت نہیں ہے۔

موریس بوکائی[17] نے The Bible The Quran and science[18] کے عنوان سے کتاب لکھی۔ اس میں موضوع پر خوب لکھا جو فرانسیسی مفکر تھے۔آج سے دو چار سال پہلے فوت ہوئے وہ میڈیکل ڈاکٹر تھے جب انہوں نے

13- الحج:۴۷

14 - المعارج:۴

15- المزمل:۱۷

16- حم السجدہ:۴۲

اسلام قبول کیا تو فرانس میں انکی زندگی کو تنگ کر دیا گیا۔ اسی طرح Qranic physiological science پر بہت خوبصورت کتاب لکھی۔[19]

بائبل اور یہود کا کہنا تھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا زمانہ حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش کے 2123 سال بعد کا ہے دراصل آدم علیہ السلام سے لے کر ابراہیم تک 20 انسانی نسلوں کا تذکرہ ہے یہ 2123 سال بنتے ہیں۔ جدید سائنس میں اس مؤقف کو تسلیم نہیں کرتا اس لئے تسلیم نہیں کرتا کہ سائنسدانوں کا خیال ہے کہ ایک زمانے تک اس دھرتی پر برف چڑھتی رہی جسے Ice Age کہتے ہیں۔ اور اس کے بعد پولی سین سی کوک کا زمانہ آیا سائنسدان کہتے ہیں کہ گیارہ ہزار سات سو سال پہلے برف پگھلنا شروع ہوئی آہستہ آہستہ ٹمپریچر بڑھنا شروع ہوا اور کرہ ارض پر زندگی ممکن ہو سکی گویا سائنسدانوں کا کہنا ہے کہ یہ کائنات اربوں سال پرانی ہے۔ بائبل میں جو کائنات کی عمر بتائی گئی ہے اس میں کوئی حقیقت نہیں واضح رہے کہ قرآن مجید نے اس سلسلہ میں کوئی بیان نہیں دیا۔ اللہ تعالیٰ نے کائنات کو 6 دنوں میں پیدا کیا دو دنوں میں ساتوں آسمان کو بنایا۔

17- موریس بوکائی (Maurice Buckie؛ پیدائش 1920) فرانسیسی طبیب تھے، جو جامعہ پیرس کے ہسپتال میں رئیس جراحی کے طور پر کام کرتے رہے۔ آپ کی سب سے زیادہ وجہ شہرت آپ کی کتاب "بائبل قرآن اور سائنس" ہے جس میں آپ نے یہ ثابت کیا ہے کہ قرآن کی کوئی عبارت سائنسی نقطہ نظر کے خلاف نہیں جبکہ بائبل میں بہت سی عبارتیں جدید سائنسی حقائق کی نفی کرتے ہیں۔ آپ کی یہ فرانسیسی کتاب بہت مقبول ہوئی اور کئی زبانوں میں ترجمے ہوئے۔ اسلامی دنیا میں کتاب بہت مقبول ہوئی مگر مغرب میں زیادہ تر لوگوں کے لیے یہ وجہ بغض بن گئی اور انھوں نے اسے "بیوکلیزم" کا نام دیا۔

[18] AKHTAR MAJEED, “The Bible, The Qur’an and Science By Maurice Bucaille (Aligarh: Crescent Publishing Company 1978, Pp. 253, Price Not Mentioned.) The West Often Looked at the Islam with a Jaundice Eye and Its Facts of Revelations Were Presented in a Distorted Form and There by Drawing Repugnant Views of the Holy Qur’an Which Are, in Fact, Truly Scientific in Contents, Approach and Practice-Meant For,” *The Indian Journal of Politics* 16 (1982).

[19] Maurice Bucaille, *The Qur’an & Modern Science*, 2 (Peace Vision, 1980), https://books.google.com/books?hl=en&lr=&id=uld0Y-mLoVQC&oi=fnd&pg=PT5&dq=Quranic+physiological+science+by+Maurice+Bucaille&ots=6I5260WSGU&sig=SIhRPHSmt_pNBjsGmknsyh7yZNY.